بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
Regd N.O.L 52.54
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

برطانیہ میں پاؤنڈ کی قیمت گھٹا دی گئی۔ پاکستان اور دیگر ممالک کا ردعمل

نئے پاؤنڈ کی شرح دو ڈالر اسی سینٹ

لنڈن ۱۹ ستمبر (بی۔بی۔سی) برطانیہ کے وزیر خزانہ مسٹر سٹیفورڈ کرپس کے اعلان کے مطابق برطانیہ نے پاؤنڈ سٹرلنگ کی قیمت گھٹا دی ہے۔ اب پاؤنڈ کی قیمت چار ڈالر تین سینٹ کی بجائے دو ڈالر اور اسی سینٹ ہوگی۔ بین الاقوامی فنڈ نے اس شرح کو منظور کر لیا ہے۔ اب سونے کے سرکاری نرخ کو بھی اس کے مطابق ہی بدل دیا جائے گا۔ سوموار کو ایک شاہی اعلان کے مطابق برطانیہ کے تمام بینک اور سٹاک ایکسچینج بند رہیں گے۔ حکومت غذائی امداد میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی اور گیارہ دن کے اندر اندر ساڑھے چار پنس کی ڈبل روٹی قیمت چھ پنس ہو جائے گی۔

ماہرین اقتصادیات کا خیال ہے کہ پاؤنڈ کی قیمت گھٹنے سے ڈالر کی منڈیوں میں برطانوی اشیاء کے لئے مانگ بڑھے گی۔ اور برطانیہ میں ڈالر والے ملکوں کی اشیاء خریدنا ذرا مشکل ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ اس تبدیلی سے کرنسی کی اندرونی قدر وہی رہے گی۔ دکانوں میں اشیاء کے نرخ بھی وہی رہیں گے اور بچت کی قیمت میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی مقبولیت۔ بیرونی ممالک سے داخلے کی درخواستیں

لاہور ۱۹ ستمبر۔ آج جب مقامی اخباروں کے رپورٹر مقامی طبی اداروں کا گشت کرتے ہوئے فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں پہنچے تو کالج کے مختلف شعبے دکھاتے ہوئے کرنل ملک نے بتایا کہ یہ کالج ساری دنیائے اسلام میں اپنی نوعیت کا واحد طبی ادارہ ہے جس میں پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ملکوں کی طالبات بھی تعلیم حاصل کرتی ہیں چنانچہ ان میں آٹھ طالبات تو ہندوستان ہی کی زیر تعلیم ہیں اسکے علاوہ امسال تھال (جنوبی افریقہ) اور مشرق وسطیٰ کے ممالک سے بھی درخواستیں آئی ہیں۔ اسٹاف میں اس وقت چھ لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ دو کو اعلیٰ ڈاکٹری تعلیم کیلئے انگلستان بھجوایا جا رہا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ امسال ایف۔ایس سی (میڈیکل) میں داخل ہونیوالی طالبات کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے جو اس کالج کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ محکمہ صحت مغربی پنجاب کے ڈائرکٹر کرنل ایس۔ایم ملک کی معیت میں اخبار نویسوں نے جن اداروں کا معائنہ کیا۔ ان میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے علاوہ لیڈی ولنگڈن ہسپتال۔ ڈنٹل ہسپتال، رینڈ کالج اور حفظان صحت کی نمائش خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں کرنل ملک نے اخبار نویسوں کو بالخصوص وہ مریض عورتیں دکھائیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

امسال ۷ فیصدی گندم زیادہ ہوگی

لاہور ۱۹ ستمبر۔ مغربی پنجاب میں محکمہ زراعت کے پہلے اندازے کے مطابق امسال گذشتہ سال کے اصل رقبہ کے مقابلے میں ۹ فیصدی کا اضافہ ہوگا۔ شیخوپورہ۔ اٹک۔ میانوالی۔ ملتان کے ضلعوں میں سب سے زیادہ بیشی ہوگی۔ امسال زیر کاشت رقبہ کا اندازہ ستر لاکھ اٹھاون ہزار ایکڑ کا ہے اور گندم کی پیداوار کا تخمینہ تینتیس لاکھ بائیس سو ٹن ہے۔ جو گذشتہ سال سے ۷ فیصدی زیادہ ہے۔ (سرکاری اطلاع)

لیبیا کی خودمختاری کی شرط

قاہرہ ۱۹ ستمبر (بی بی سی) یقین کیا جاتا ہے کہ اگر عرب ممالک نے صومالی لینڈ کے بارے میں اس تجویز کی حمایت کی کہ اسے اٹلی کے حوالے کر دیا جائے تو اٹلی لیبیا کی خودمختاری کی تائید کرے گا۔ یہ پیشکش مصر میں مقیم اطالوی سفیر نے عرب لیگ کے سیکرٹری مسٹر عبدالرحمٰن عزام پاشا کو کی۔

اسٹیٹ بنک کی کارگذاری

کراچی ۱۹ ستمبر۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی تازہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تقسیم کے وقت پاکستان میں شیڈول بنکوں کی تعداد ۶۳ تھی اب ۱۸۲ ہے۔ یہ بنک دیہات کے عوام کی سہولتوں کیلئے امسال ایک زراعتی شعبے کا بھی اجراء کرے گا۔ رپورٹ میں آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ اس وقت تک ایک کروڑ ۴۲ لاکھ ۴۴ ہزار کے ہندوستانی نوٹ واپس کئے گئے ہیں جن میں سے ۲۳ لاکھ کے نوٹ بھیجے جا چکے ہیں۔ رپورٹ میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ بین الاقوامی فنڈ میں سے پاکستانی کوٹے کیلئے اس دفعہ غور کیا جائے گا۔

ابھی نہیں: کراچی ۱۹ ستمبر۔ آج کراچی میں انجمن ترقی اردو ادارہ کی لائبریری کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ ابھی اردو اس مقام پر نہیں پہنچی کہ اسے فوری طور پر ملک کی قومی زبان قرار دیا جائے۔

کشمیر کے ساتھ پاکستان کی زندگی وابستہ ہے

حیدرآباد (سندھ) ۱۹ ستمبر۔ کل حیدرآباد میں سٹی مسلم لیگ اور انجمن دفعاتاں کے زیر اہتمام ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے کہا کشمیر کے ساتھ پاکستان کی زندگی وابستہ ہے۔ ہندوستان اگر کشمیر کھوئے تو صرف ایک صوبہ کھوئے گا لیکن پاکستان کے ہاتھ سے نکل جانا پاکستان کی موت کے وارنٹ پر دستخط کے مترادف ہوگا۔ لہٰذا ابھی پاکستان کے اس اہم ٹکڑے کو حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد کو اس وقت تک ختم نہ کرنا چاہئیے جب تک اسے کاملاً پاکستان میں شامل نہ کر دیا جائے۔

آپ نے کہا پاکستان پر اس سے زیادہ نازک وقت اور کوئی نہیں آ سکتا۔ ہندوستانی اکابر جنہوں نے اس برعظیم کی تقسیم کو بادل ناخواستہ مانا تھا۔ پاکستان کی بیخ کنی کے لئے سر سے پاؤں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ ہندوستان استصواب کے نتائج سے ڈرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے کشمیر کمیشن کی تجاویز کو تسلیم نہیں کیا۔ لہٰذا آپ سب متحد ہو کر کشمیر کے حصول کے لئے مشترکہ اور منظم جدوجہد شروع کیجئے۔

آپ نے آخر میں قائد اعظم کی شخصیت کو خراج عقیدت ادا کرنے اور پاکستان کے قیام اور استحکام کو مستحکم کرنے کی خدمات جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے عوام کو مسلم لیگ سے تعاون کی تلقین کی۔

بین الاقوامی حلقوں میں اس خبر پر نہایت تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے اور تین ڈالر سے کم شرح کی پیشگوئی کرنے والے حلقے بھی انگشت بدنداں ہیں۔ کیونکہ نئی شرح موجودہ بازار کی شرح سے بھی کم ہے۔ اس تغیر سے برطانوی ڈالر کی قیمت ۸ شلنگ کی بجائے سات شلنگ دو پنس ہو جائے گی۔ جنوبی افریقہ کی کانوں کے منافع میں خوشگوار اضافہ ہو جائے گا۔

حکومت ہند نے بھی بین الاقوامی مالی فنڈ سے مشورہ کر کے روپے کی قیمت سٹرلنگ کے برابر کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ منڈیوں کو سٹہ اور افراتفری سے محفوظ کرنے کے لئے تین دن کے لئے چھٹی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ان میں بنک اور دیگر اقتصادی و مالیاتی ادارے بند رہیں گے۔ حکومت پاکستان بھی پاکستانی روپے کی شرح تبادلہ پر غور کر رہی ہے یہاں بھی دو دن کیلئے بنک اور دیگر ایسے ادارے بند رہیں گے۔ ایک تازہ ترین اعلان کے مطابق ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ جنوبی افریقہ اور دیگر ممالک میں بھی غور ہو رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاع منتظر ہے۔

سیرے نیکا کا آئین بن گیا

بن غازی۔ ۱۹ ستمبر۔ آج سیرے نیکا کے امیر سید ادریس سنوسی نے سیرے نیکا میں نئے آئین کا اعلان کر دیا۔ اس آئین کی رو سے سیرے نیکا کو داخلی امور میں کاملاً آزادی ہوگی۔

اس آئین کی رو سے ایک اسمبلی منتخب ہوگی ہر بالغ کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا جو چار سال تک مشورے دے سکے گی۔ امیر جب چاہے گا اسے توڑ سکے گا۔ چار سال بعد نئے انتخابات منعقد ہوں گے۔ انتظامی امور کا اختیار وزراء کو حاصل ہوگا۔ نئے آئین میں مساوات آزادانہ اظہار خیال۔ حق تنظیم۔ مذہبی سرگرمیوں کی کامل آزادی کی ضمانت دی جائے گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس ولکس بلڈنگ میں چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

یہ ذہنیت حسد کے مترادف ہے

شیعہ معاصر درنجف سیالکوٹ ۱۵ ستمبر کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے:

" قادیانی سوسائٹی کے روزنامہ الفضل میں ایک ہدایت نامہ بخط جلی چھپا ہے:-

" سال میں ایک احمدی - اگر ہم میں سے ہر خادم اس بات کا عہد کرلے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا تو چھ سات سالوں میں اتنا عظیم الشان تغیر پیدا ہو جائے گا کہ اس کی مثال ڈھونڈنی مشکل ہو گی "

(الفضل ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء ص۲)

اس اعلان عام پر ہمارے ایک بزرگ دوست نے اعتراضات کا پلندہ لکھ مارا ہے - ہم اس ذہنیت کو "حسد" سے تعبیر کرتے ہیں - کیونکہ احمدی حضرات کو یہ حق پہنچتا ہے کہ غیر احمدیوں کو اپنا ہم خیال بنانے کی ہر ممکن کوشش آزادی سے کریں -

چنانچہ اسی صفحہ پہ ان کا یہ حکم نامہ بھی جاری ہوا ہے کہ:-

" جماعتہائے احمدیہ ۲۵ ستمبر کو یوم التبلیغ منائیں "

پس دنیا بھر کی کوئی اخلاقی - قانونی اور شرعی طاقت ان کا حق سلب نہیں کر سکتی - اس پہ معترض ہونا یا شبہات پیدا کرنا اول درجہ کی کمینگی اور تنگ ظرفی ہے - ہاں! غیر احمدی خود سوچیں سمجھیں کہ اس تبلیغ کے ذریعہ انہیں کس مقام پہ پہنچایا جا رہا ہے ؟ بلکہ قادیانی تبلیغ مسلمانان پاکستان کو نہ صرف دعوت دیتی ہے بلکہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگا رہی ہے کہ وہ اپنے اپنے اصول پہ کاربند ہونے کے لئے علم دین حاصل کریں - ورنہ زمانہ کی دہریت والحاد کا فائدہ کسی نہ کسی گروہ کو تو حاصل ہو کر ہی رہے گا - ان کا بجائے خود یہ اندازہ درست ہے کہ وہ چھ سات سال میں دو گنے ہو جائیں گے اور دور حاضرہ میں سیاسی حقوق جو ہر ایک امر سے مقدم ہیں " اکثریت " ہی سے حاصل ہو سکتے ہیں - ہم تو ہر ایک احمدی دوست سے یہی کہیں گے کہ وہ عام مسلمانوں کی جہالت اور حقیقت اسلام سے عدم واقفیت اور باہم آویزی - خرقہ نبوی وغیرہ وغیرہ خوارقات کے زمانہ خلفشار میں اپنی تبلیغ پہ زیادہ زور دیں اور واللہ یہی غنیمت زمانہ ہے -

اسی طرح ہر ایک مسلمان اگر اپنے اللہ تعالےٰ کے حضور میں بہ اخلاص یہ عہد کرے کہ وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ایک سال میں صرف ایک احمدی کو راہ حق کی طرف ہدایت کرے گا تو ۱۹۵۰ء کے اخیر تک یہ کشمکش بھی پاکستان سے دور ہو سکتی ہے -

جذباتی تعصبات اور تنگ دلی کی لعنت سے بلندرہ کر ہر ایک شخص کو ازراہ انصاف کہنا پڑتا ہے کہ جس جماعت کے کہ وہ شب و روز اپنے فرقہ کی تبلیغ میں منہمک ہوں اور جائز و ناجائز (؟) حربہ سے عوام کے ووٹ حاصل کر سکیں - قابل مذمت جماعت نہیں - احمدی جماعت ایسے ایسے جنٹلمین اشخاص سے جو علم دین سے عموماً بیگانہ ہیں - یہ کہلوانا چاہتی ہے کہ " دنیا میں فعال جماعت احمدی ہے " - اس حصول کے لئے وہ اخبارات سے پورا کام لے رہی ہے - کیا معترض کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئیے یا حسد "۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ڈاک ربوہ بھیجی جائے

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ربوہ تشریف لے جا رہے ہیں - اس لئے اب لاہور میں حضور کی ملاقات نہ ہو سکے گی -

(۲) حضور اقدس کی ڈاک اب ربوہ بھجوائی جائے -

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اجتماع کے موقع پہ دریافت طلب امور سے دفتر مرکزیہ کو ۱۵ اکتوبر تک اطلاع دیں - تا معلومات مہیا کی جاسکیں -

(ڈاکٹر مرزا منور احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے

احباب جماعت - آپ کا یہ دعوےٰ ہے - کہ جماعت احمدیہ کو خدا نے ان اسلامی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے جنم دیا ہے جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم کیں - اور ان روایات کو زندہ رکھنا (جن کو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے خون کی قربانی دے کر زندہ رکھا) آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے - ذرا اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے - آپ نے اب تک کس قدر وقت ان احکامات اسلامی کے بجالانے اور ان روایات کو زندہ رکھنے کے لئے صرف کیا ہے

اس سب جدو جہد کی پہلی کڑی خود ان اسلامی احکامات پر عمل کرنا ہے - اور دوسروں کو جماعتی طور پر شمولیت کی دعوۃ دینا ہے - اگر آپ جیسا کہ فی الواقعہ خود قربانیاں کر رہے ہیں - دوسروں کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دے رہے ہیں - تو یقیناً آپ نے ترقی کا پہلا زینہ طے کر لیا ہے - اگر آپ دوسروں کو دعوت نہیں دے رہے - تو ابھی آپ نے قدم اٹھایا ہی ہے زینہ طے نہیں کیا -

آیئے اور سلسلہ احمدیہ میں دوسروں کو منسلک ہونے کی دعوۃ دیجئے - خواہ چند منٹ ہی روزانہ صرف کیجئے - اور روزانہ محاسبہ کیجئے کہ کیا واقعی آپ تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہیں - اس سلسلہ میں آپ اپنی مشکلات مرکز سے حل کرا سکتے ہیں - (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

شکریہ احباب

میری اہلیہ (والدہ عزیز عبدالکریم خالد درویش قادیان) کی وفات پر بزرگان سلسلہ اور احباب نے کثرت کے ساتھ مجھے دلی ہمدردی کے خطوط تحریر فرمائے ہیں - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے خاص طور پر ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا - اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھی جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست فرمائی - میں فرداً فرداً تمام احباب کو خطوط لکھنے سے قاصر ہوں - اس لئے اخبار کے ذریعہ سے درویشان قادیان اور دیگر تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری جملہ مشکلات دور فرمائے - اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے - اور خاتمہ بالخیر کرے -

خاکسار :- عبدالواحد (والد خواجہ عبدالکریم خالد درویش قادیان) آبادی حاکم رائے گلی شیر سنگھ مکان ع ۹۰۱ گوجرانوالہ

پیرکوٹ میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

انشاء اللہ تعالےٰ ۲۴ - ۲۵ ستمبر بروز ہفتہ - اتوار پیرکوٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں جماعت احمدیہ کا ایک پبلک تبلیغی جلسہ ہوگا - جس میں مرکز کی طرف سے جناب مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل - جناب شیخ عبدالقادر صاحب فاضل اور جناب گیانی واحد حسین صاحب تشریف لائیں گے - گردو نواح کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ شریک جلسہ ہو کر فائدہ اٹھائیں اور اپنے ہمراہ زیر تبلیغ غیر احمدی دوستوں کو بھی لانے کی کوشش کریں - نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں -

خاکسار خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی مبلغ حلقہ

تربیت و اصلاح

" جو شخص مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاتا اس کے سر پر اگر سونے پہ بھی پڑیں گے تو وہ لوہا بن جائے گا - بجائے کہ پیتل کو وہ سونا بنا دے "

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء)

بقیہ صفحہ ۳

اور اب بھی جب حالات سازگار رہے تو وہیں جلسہ ہونگے لیکن ہماری بہن کو شاید یہ سنکر تعجب ہوگا - کہ حملوں سے بہت پہلے ہماری مستورات اور بچوں کی کثیر تعداد محفوظ مقامات پر پہنچ چکی تھی - اور خدا تعالےٰ کے فضل سے مستورات اور بچے تو کیا ہمارے مردوں کا بھی بہت کم جانی نقصان ہوا تھا - اور یہ کامیابی محض ہمارے امام کی فراست اور دور اندیشی اور اس تنظیم کی وجہ سے ہوئی تھی - جو احمدیہ جماعت کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہے - آخر ہماری عورتیں بھی تو پردہ نشین ہی تھیں - ہمارے بچے بھی تو کمزور اور ناداں تھے - لیکن آج ہماری ایک عورت بھی نہیں ہے جس کو پردہ کے خلاف آواز اٹھانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہو - اس لئے اسے ہماری مظلوم و ستم رسیدہ بہن آپ پردہ کے خلاف ناحق شاکی ہیں - آپ کی حقیقی شکایت کا مرجع مسلمانوں کی غفلت ہونے چاہئیں اور رب جسی ہونا چاہیئے - آپ پر یہ مصیبت پردہ کی وجہ سے نہیں - بلکہ اس پستی کی وجہ سے ٹوٹی تھی - جو تمام قوم پر چھائی تھی -

روزنامہ الفضل ——— لاہور

۲۰ ستمبر ۱۹۴۹ء

ایک بازیافتہ خاتون کا خط اور پردہ

معاصر "امروز" میں "ایک بازیافتہ خاتون کا خط" شائع ہوا ہے۔ جو ہم یہاں بجنسہٖ نقل کرتے ہیں:۔

محترم ایڈیٹر صاحب۔ پاکستان کے احیاء کے بعد پردہ کا موضوع ایک عرصہ سے بحث و تمحیص کا موضوع بن چکا ہے۔ اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ارباب دانش اور علمائے دین نے مختلف نقطۂ نظر سے بحث کی۔ میں بزرگان دین کے مقالات پر تنقیدی نظر ڈالنے کے قابل تو نہیں۔ لیکن میں اتنا پوچھتی ہوں کہ وہ اہل حرم جو پردہ کے باعث شمس و قمر کی نظروں سے بھی پوشیدہ رکھی گئی تھیں۔ وہ انہیں کس بناء پر مشرقی پنجاب میں حیوانوں کے حوالے کر آئے تھے۔ آج جن بزرگان دین کی رگ حمیت عورتوں کو بے پردہ دیکھ کر بھڑک اٹھتی ہے۔ اس وقت ان کی غیرت کہاں تھی۔ جب ان کی بہو بیٹیوں کی عصمت ان کے سامنے لوٹی گئی۔ وہ لوگ جو ہمیں پردہ میں بٹھا کر ہماری عزت کے محافظ بنے ہوئے تھے مصیبت اور ابتلا کے وقت جینے کی ہوس لے کر بھاگ گئے اور ہمیں درندوں کی بہیمیت کا نشانہ بنانے کے لئے چھوڑ گئے۔ وہ پردہ نشین دوشیزائیں جن کی دنیا گھر کی چار دیواری تک محدود تھی ان کی بے بسی تو دیکھئے کہ اپنے گھر اوضاع و اطراف سے ناآشنا ہونے کے باعث ابنا جائیں۔ اپنی عزت۔ عصمت و عفت۔ کچھ بھی نہ بچا سکیں۔ جب انہوں نے پہلے پہل اپنے آپ کو اس لامحدود دنیا میں پایا۔ تو اس ناآشنا ماحول میں ان کے قدم شل ہو گئے۔ اس وقت ان کے محافظ تو ٹرکوں پر سوار ہو کر پاکستان تشریف لے گئے۔ اور ان ستم رسیدہ عورتوں کو درندے بھیڑوں کی طرح ہانک کے لے گئے۔ اس کے بعد ہم بدنصیبوں پر جو بیتی ہے وہ یا ہم جانتی ہیں یا شمس و قمر۔ آج وہ جو ہمیں دشمنوں کے ہاتھ بے بس چھوڑ کر بھاگ آئے تھے ایک بچھوڑی ہوئی ہڈی سمجھ کر ہمیں واپس گھر لانے سے منکر ہیں۔ پردے کے باعث ہم اعلیٰ تعلیم سے آشنا نہ ہو سکیں۔ کہ آج کسی معزز ذریعہ سے بھوک کا مقابلہ کر سکتیں۔ آج میں جس وقت اپنی بہنوں کو وردیوں میں ملبوس پریڈ کرتے دیکھتی ہوں۔ تو میری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتی ہیں۔ کاش یہ قدم آج سے کچھ سال پہلے اٹھایا گیا ہوتا۔ تاکہ ہم اس قدر ذلیل و خوار نہ ہوتیں۔ گزشتہ فسادات اور ہمارے محافظوں کے وطیرہ سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے۔ کہ عورتوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ اپنی عزت و عصمت کی محافظ خود بنیں، اور اگر ہو سکے تو وقت مصیبت اپنے مردوں کو بچا سکیں"۔

ایک بازیافتہ کرشنا نگر لاہور

اس خط میں جہاں تک بھگوڑے مردوں کی بے غیرتی پر تنقید کی گئی ہے۔ ہمیں اس کی درد مندی میں کوئی کلام نہیں۔ واقعی یہ ایک نہایت تلخ حقیقت ہے۔ کہ اکثر مسلمان مردوں نے اس قیامت خیز گھڑی میں صرف اپنی تنہا جان کو محفوظ و مامون رکھنے کے لئے اپنے بچوں اور مستورات کو کس مپرسی کے عالم میں چھوڑ کر بھاگ نکلنے کو ترجیح دی۔ ان کا یہ عمل واقعی اسلامی غیرت کے جسے دوسرے لفظوں میں انسانیت کہنا چاہیئے منافی تھا۔ ہم وقت کی نزاکت اور دوسری مجبوریوں کو بھی اس لحاظ سے عذر لنگ سے زیادہ وقعت دینے کو تیار نہیں ہیں۔ اور برملا کہتے ہیں۔ کہ بیشتر اسکے کہ کسی مسلمان عورت کی عصمت پر وحشیانہ حملہ کیا جاتا۔ غیرت اسلامی کا تقاضا یہی ہونا چاہیئے۔ کہ ایک ایک مسلمان مرد کی لاش خاک و خون میں لوٹتی ہوتی۔ بیشتر اسکے کہ کوئی غیر بری نیت سے ہماری ماؤں اور بہنوں پر نظر ڈالتا۔ ہمیں ایک جان کیا سو سو جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اگر اس طرح ایک بھی زندہ مسلمان مرد پاکستان میں نہ پہنچتا۔ تو اس سے بڑھ کر اسلام اور پاکستان کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لحاظ سے ہماری وہ خواتین جن کو وحشی درندوں کے حوالے کر کے ہمارے مرد اپنی تنہا جانوں کو بچا کر پاکستان بھاگ آئے تھے۔ ان مردوں کا جتنا بھی شکوہ کریں بجا ہے۔ اور سب سے پہلے ہم اس بازیافتہ خاتون کی حرف بحرف تائید کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بے شک ایسی مصیبت زدہ خواتین کا یہ بھی حق ہے۔ کہ وہ ایسے مردوں سے پوچھیں کہ تم جو ہمیں شمس و قمر کی نگاہوں سے بھی چھپا کر رکھتے تھے اور ہماری انگلی ننگی ہونے پر بھی شور قیامت بپا کر دیا کرتے تھے۔ تم جو ہمیں گھر کی چار دیواری میں مقید رکھتے تھے۔ اور ہمارے چہروں کو ہوا تک نہیں لگنے دیتے تھے۔ ہمیں بغیر اپنے بدن کا انچ انچ ملفوف کئے دہلیز سے باہر ایک قدم بھی رکھنے کے روادار نہیں تھے۔ اور کلام اللہ اور احادیث نبوی کے رو سے پردے کی فرضیت پر دھواں دھار تقاریر کرتے۔ اور مرصع تحاریر رقم فرماتے تھے۔ وہی تم جب ہماری عصمتوں کا سوال پیدا ہوا۔ جب ہمیں وحشی درندے ہانک کر لے جا رہے تھے۔ تو تم کیوں ہمیں چھوڑ کر بھاگ اٹھے تھے۔ اس وقت اسلامی غیرت کہاں چلی گئی۔ بیشک آج ہر ایک ایسی خاتون ہمہ تن ان مردوں کے سامنے ایک تلخ اور دل ہلا دینے والا سوال بن گئی ہے۔ پھر ہر ایک ایسی بازیافتہ خاتون جس کو واپسی پر دھتکار دیا جاتا ہے اور اسکو خاندان میں واپس لینا عار سمجھا جاتا ہے۔ ان مردوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہے۔ کہ اب تمہاری وہ غیرت جو اس وقت جبکہ اسکے دکھانے کا ایک ہی موقعہ تمہاری زندگی میں آیا تھا مر گئی تھی اب کس شیطانی جادو سے پھر جی اٹھی ہے؟ کیونکہ یہ شیطانی غیرت کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ اسکو اسلامی غیرت کہنا اسلام کی ہتک ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ اگر آج ایسے مرد ان خواتین کے ان تلخ سوالوں کا جواب نہیں دیتے تو نہ سہی کل تو انہیں مجبوراً جواب دینا پڑے گا۔ اگر وہ اپنے آپ کو آج اپنی جھوٹی غیرت کی وجہ سے جواب دہ نہیں سمجھتے۔ تو کل اللہ تعالیٰ کے عذاب کے فرشتہ ان سے ضرور اس سوال کا جواب لے کر چھوڑیں گے۔ جب یہ خواتین قیامت کے روز ان سے اس قسم کا سوال کریں گی۔ بای ذنب قتلتنی تو ان کو جواب دینا ہو گا۔

یہ سب کچھ بے شک درست ہے۔ لیکن اسکے باوجود ہم یہ بھی عرض کریں گے۔ کہ گو ان معصوم اور مجبور خواتین کو قیامت کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اور گو ان کے ذمہ وار وہی مرد ہیں۔ جو ان کو قمر و شمس کی نظروں سے بھی چھپا چھپا کر رکھتے تھے لیکن اسکو "پردہ" کے خلاف ایک دلیل کے طور پر پیش کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ اسلام کے قرون اولےٰ کی تاریخ اس دلیل کو جھٹلاتی ہے۔ اس عہد کی اسلامی تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات موجود ہیں۔ کہ مسلمان خواتین نے باوجود پردہ کے نہ صرف اپنی حفاظت کی ہے۔ بلکہ مردوں کی شکست کو اپنی شجاعت سے فتح میں تبدیل کر دیا۔

بے شک جن جذبات کا اس بازیافتہ خاتون نے جس کا خط ہم نے اوپر نقل کیا ہے اظہار کیا ہے۔ قدرتی اور مجبوری جذبات ہیں۔ اور جس جہنم زار سے وہ گزر کر آئی ہیں۔ وہ جتنا بھی مردوں کی بے غیرتی کا ماتم کریں بجا ہے۔ بے شک وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہی نہیں۔ بلکہ ایسا کرنے کا حق بھی رکھتی ہیں۔ لیکن ان کو اپنے حق کے استعمال میں حدود سے آنا نہیں بڑھنا چاہیئے۔ کہ وہ ایک اسلامی شعار کو بھی اپنے جائز اور دردناک شکوہ کے لپیٹ میں لے لیں۔

جس پردہ نے ان کو اس حد تک بے دست و پا کر دیا تھا۔ کہ ان کی دنیا گھر کی چار دیواری تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ جس پردے نے ان کو اطراف و جوانب سے بالکل ناآشنا رکھا۔ قطعاً وہ پردہ نہیں ہے۔ جس کا اسلام حکم دیتا ہے۔ جس پردے سے مستورات ایسی تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔ کہ وہ وقت پڑنے پر اپنی روزی نہیں کما سکتیں۔ جو پردہ مستورات کو فوجی ٹریننگ سے باز رکھتا ہے وہ قطعاً اسلامی پردہ نہیں ہے۔ ہماری یہ قابل صد عزت و احترام بہن جس کی آنکھوں میں اپنی بہنوں کو وردیوں میں دیکھ کر آنسو آ جاتے ہیں۔ بیشک ایک نہایت حقیقت افروز بات کہتی ہیں۔ ان کا جذبہ صحیح اسلامی جذبہ ہے۔ جب وہ کہتی ہیں۔ کہ "کاش یہ قدم آج سے کچھ پہلے اٹھایا گیا ہوتا"۔ یہی نہیں بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ کاش مسلمانوں نے بہت سے قدم آج سے بہت پہلے اٹھائے ہوتے جواب اتنی ذلت و خواری دیکھنے کے بعد بھی وہ نہیں اٹھا رہے۔ تو مسلمانوں کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ کتنے کام تھے جو آج سے بہت پہلے مسلمانوں کو کرنے چاہیئے تھے۔ مگر انہوں نے نہ کئے حالانکہ وہ اغیار کو اپنی آنکھوں کے سامنے وہی کام کرتے ہوئے روز دیکھتے تھے۔ ہم یہاں ساری تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ لیکن مجملاً اتنا ضرور عرض کر دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے جتنا نقصان اٹھایا ہے۔ وہ محض اپنی غفلت اور بے حسی اور بے وقوفی کی وجہ سے اٹھایا ہے۔ اگر صرف ان میں ایک تنظیم ہی ہوتی۔ تو یقیناً یہ داستان اتنی درد انگیز نہ ہوتی۔ جس کو سنکر بے درد سے بے درد انسان کے سینے میں بھی شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔

اگر صرف مسلمانوں میں تنظیم ہوتی۔ تو یقیناً نتیجہ کچھ اور ہوتا۔ اور ہماری یہ مصیبت زدہ بہن نہ تو مردوں کی بے غیرتی کا گلہ کرتیں اور نہ شائد "پردہ" کے خلاف اس طرح آواز اٹھاتیں

ہم یہ بات اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر عرض کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارا مقدس وطن قادیان بھی مشرقی پنجاب ہی میں واقعہ ہے۔ اور پاکستان کی سرحد سے کافی دور ہے۔ حالانکہ ہم اپنے مقدس و متبرک وطن کو قطعاً ترک کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔

(باقی دیکھیں صـ۸ـ کالم ۴ کے نیچے)

ہمارے عقائد اور ان کے قرآنی دلائل

(۱)

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ (احمد نگر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے تعطیلات گرما میں ایک رسالہ زیر عنوان "ہمارے عقائد اور ان کے قرآنی دلائل" مرتب کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ سالانہ جلسہ ۱۹۴۹ء تک نشر و اشاعت نظارت تبلیغ کی طرف سے شائع ہو سکے گا انشاء اللہ۔ اس رسالہ میں جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمان فرقوں کے باہمی اختلافی عقائد پر صرف آیات قرآنیہ سے بحث کی گئی ہے۔ اس رسالہ میں تمہید کے علاوہ دس فصول ہیں۔ جن کے عنوان حسب ذیل ہیں۔ (۱) مکالمہ الٰہیہ اور نزول وحی عالمگیر اور دائمی ہے۔ (۲) قرآن مجید مکمل اور دائمی شریعت ہے۔ اس کی کوئی آیت منسوخ نہیں (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ (۴) خاتمیت محمدیہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بلند ترین مقام (۵) حضرت مسیح موعود اور [illegible] احمدیہ کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں (۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر قرآنی دلائل۔ (۸) دین میں جبر جائز نہیں (۹) عدم رجوع موتیٰ۔ (۱۰) عذاب جہنم منقطع ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل ہوگا۔ عنوانات کے اعلان کے ساتھ ذیل میں اس رسالہ کی تمہید شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ احباب بھی مفید اور مناسب مشورہ دے سکیں۔ جسے طباعت سے قبل نظر ثانی کے وقت ضرور مدنظر رکھا جائیگا۔ غرض یہ ہے۔ کہ یہ ایک مفید اور تبلیغی رسالہ بن سکے۔ واللہ الموفق والمعین۔ (ابوالعطا جالندھری احمد نگر ضلع جھنگ)

(۱)

دیباچہ:۔ اسلامی عقائد کی بنیاد قرآن مجید پر ہے۔ فروعی یا عملی مسائل کا استنباط احادیث سے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عقائد کی اساس قرآن مجید پر ہی ہے۔ یقیناً جو عقیدہ قرآن مجید سے ثابت نہیں۔ وہ اسلامی عقیدہ نہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کا یقینی اور قطعی کلام ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں احادیث اور اجتہادات میں سینکڑوں اختلافات ہیں۔ جو "صحاح ستہ" اہلسنت والجماعت کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال پر مشتمل چھ مستند کتابیں مسلّم ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک وہ کتب پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ شیعہ صاحبان کے نزدیک احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جو چار کتابیں "صحاح اربعہ" کے نام سے معتبر سمجھی جاتی ہیں سنی حضرات ان کتابوں کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن تمام فرقہ ہائے مسلمانان قرآن مجید کے بارے میں قطعی طور پر متفق ہیں۔ اور ساری دنیائے اسلام قرآن مجید کو یقینی اور آخری حجت مانتی ہے۔ اور دراصل عقیدہ کا انحصار قطعی اور یقینی چیز پر ہی ہو سکتا ہے۔ مشتبہ اور احتمالی چیز پر عقیدہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔

ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ احادیث میں بے شمار قیمتی خزانے موجود ہیں۔ اور اس سمندر میں لاتعداد موتی اور جواہر پائے جاتے ہیں۔ اور کیوں نہ ایسا ہوتا۔ جبکہ احادیث سید الاولین والآخرین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال کریمہ ہیں۔ مگر چونکہ احادیث راویوں کے واسطہ سے ہم تک پہنچی ہیں۔ اور انہیں قطعیت حاصل نہیں۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یقینی طور پر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فلاں حدیث ان الفاظ میں ارشاد فرمائی تھی۔ اس لئے ہر مومن مجبور ہے کہ احادیث کے قبول کرنے میں گونہ احتیاط سے کام لے۔ اور قرآن مجید کو ہی محک اور کسوٹی قرار دے۔ کیونکہ وہ قطعی طور پر اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اس کا حرف حرف اللہ تعالےٰ کا فرمودہ ہے۔ اس لئے صلحاء امت کا یہی طریق رہا ہے۔ کہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف ہو۔ اور کسی تاویل سے بھی اس کے موافق قرار نہ پاتی ہو۔ اسے رد کر دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمودہ ہی نہیں۔ جب احادیث کا یہ مقام ہے۔ تو باقی قیاس و اجتہاد امت کا اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ امت مسلمہ کے نزدیک قرآن مجید کے منجانب اللہ اور قطعی و یقینی ہونے کے باعث اسلامی عقائد کی بنیاد اس کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہی اسلامی عقائد کے لئے حَکَم اور فیصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے عقائد کی صحت اور عدم صحت کے لئے بجز قرآن مجید کوئی معیار نہیں۔ اعمال کے لئے بہترین شہادت امت کا تواتر ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ جس طریق پر مسلمان عمل پیرا رہے ہیں۔ جس کی آخری کڑی صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل کی بنیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق عمل اور سنت ہے۔ احادیث صحیحہ اس سنت اور عمل کے لئے مؤید ہیں۔ پس اگرچہ سنت۔ حدیث۔ اجماع امت اور قیاس سب مفید ذرائع ہیں۔ اور علیٰ قدر مراتب ان کی قیمت اور اہمیت واضح ہے۔ لیکن بہرحال قرآن مجید ثبوت کے تمام ذرائع میں سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور وہ قطعی اور یقینی ہے۔ اس سے کسی عقیدہ کا ثبوت بجز قرآن مجید کسی اور ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ اور جس عقیدہ کو قرآن مجید ثابت کر دے۔ اسے کوئی حدیث یا قول غلط قرار نہیں دے سکتا۔ اور جس عقیدہ کی تردید قرآن مجید کر دے۔ اس کی تائید کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں۔ فبایّ حدیث بعدہٗ یومنون۔

(۲)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے جب چودھویں صدی ہجری کے سر پر یہ دعویٰ فرمایا۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مجدد و مامور ہوں۔ اس کا فرستادہ ہوں۔ مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ تو علماء زمانہ نے آپ کی شدید مخالفت کی۔ اور آپ پر کافر۔ دجال اور خارج از اسلام ہونے کے فتوے لگائے۔ ان علماء کی بناء مخاصمت زیادہ تر یہی تھی۔ کہ یہ شخص ہمارے اور ہمارے بزرگوں کے عقائد میں تبدیلی کرتا ہے۔ ہماری تفسیروں سے انحراف کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب یہی تھا۔ کہ میں جن عقائد کو پیش کرتا ہوں۔ وہ کتاب اللہ قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ اس لئے وہ درست ہیں۔ اور اگر مسیح موعود امت کے فرقوں کے اختلافی خیالات کے لئے حَکَم ہو کر آنے والا تھا۔ اور میں وہی مسیح موعود ہوں۔ تو علماء کو میری بات ماننی چاہیئے۔ نہ یہ کہ وہ مجھے اپنے اختلافات کی دلدل میں پھنسانے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس صحیح مسلک پر علماء نے عوام کو یہ کہہ کر برافروختہ کیا۔ کہ یہ شخص حدیثوں کا منکر ہے سلف صالحین کے اقوال کا منکر ہے۔ اس زمانہ میں عجیب حالت تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کو قرآن مجید سے فیصلہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی نمائندگی کے مدعی مولوی صاحبان کہتے تھے۔ کہ قرآن مجید کو کون سمجھ سکتا ہے۔ ہم تو حدیثوں اور بزرگوں کے اقوال سے فیصلہ کریں گے۔ اسی زمانہ کی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء ندوہ کو دعوت دیتے ہوئے اپنے رسالہ "تحفۃ الندوہ" کے شروع میں تحریر فرمایا:۔

"یا اھل دار الندوۃ تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم ان لا نحکم الا القرآن۔ ولا نقبل الآراء والا قول الرحمٰن وھذا ھو الدین القیم ایھا المتقاعسون وان القرآن کتاب ختم بہ الھدیٰ وفیہ کتب قیمۃ وخبر ما یاتی وما مضیٰ فبایّ حدیث بعدہ تؤمنون۔ اعلموا ان الخیر کلہ فی القرآن۔ وشر الاحادیث ما خالفہ فاحذروھا ایھا المتقون۔ وکلما خالف ھدی القرآن وقصصہ فاعلموا انہ سقط ولا یقبلہ الا الفاسقون۔" (صہ)

ترجمہ:۔ اے علماء ندوہ! آؤ ایسی بات قبول کر لو۔ جو ہمارے اور آپ کے لئے یکساں ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم قرآن کو حَکَم مان لیں۔ اور انہی عقائد کو قبول کریں۔ جو خدائے رحمٰن کے قول کے مطابق ہوں۔ اے پیچھے رہنے والو۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے۔ یقیناً قرآن مجید وہ کتاب ہے۔ جس پر ہدایت کا خاتمہ ہے۔ اور اس میں تمام قائم رہنے والی تعلیمات موجود ہیں۔ آئندہ کی پیشگوئیاں اور گذشتہ خبریں بھی موجود ہیں۔ پس تم قرآن مجید کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے؟ یاد رکھو کہ ہر بھلائی اور عمدہ تعلیم قرآن مجید میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کے مخالف احادیث بدترین چیز ہیں۔ اے اہل تقویٰ ان سے بچو۔ یقیناً جان لو۔ کہ جو بات اور جو خیال قرآن پاک کی ہدایت اور اس کے بیان کردہ واقعات کے خلاف ہے۔ وہ ردی چیز ہے۔ اسے صرف فاسق ہی قبول کرتے ہیں۔"

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمر بھر یہ جہاد فرمایا۔ کہ علماء عقائد کی بنیاد قرآن مجید کو تسلیم کر کے فیصلہ کر لیں۔ مگر چونکہ چند گذشتہ صدیوں سے عربی مدارس کی تعلیم ایسے نہج پر جاری تھی۔ کہ صرف و نحو اور دیگر علوم پر تو ان مدرسوں میں زور دیا جاتا تھا۔ مگر قرآن مجید کو ان دروس میں "کتاب مہجور" قرار دیا گیا تھا۔ اس لئے یہ علماء احمدیہ عقائد کے پرکھنے کے لئے قرآن مجید کو معیار گرداننے سے انحراف کرتے رہے۔ علماء کی یہ روش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک میں کوئی تغیر پیدا نہ کر سکی۔ آپ نے اپنی جماعت کو تعلیم دیتے ہوئے ایک بنیادی چٹان کے طور پر ارشاد فرمایا کہ:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۸-۲۹)

جماعت احمدیہ اسی راستہ پر گامزن ہے۔ اور اپنے عقائد کی حقانیت از روئے قرآن مجید ثابت کرنے کے لئے ہر میدان میں مستعد ہے۔ بے شک دوسرے فرقوں کے افراد کے مقابلہ پر احمدیوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ لیکن دنیا میں محض کثرت یا قلت کبھی بھی حق و باطل کا معیار نہیں بنی۔ ایک سچے مسلمان کے لئے قابل غور صرف یہ امر ہے۔ کہ آیا قرآن مجید جو تمام صداقتوں کا سرچشمہ ہے۔ وہ احمدی عقائد کی تصدیق کرتا ہے۔ یا نہیں؟ جب قرآن مجید سے یہ عقائد درست ثابت ہو گئے۔ تو مسلمان کا فرض ہے۔ کہ ان کو قبول کرے۔ اور بلا چون و چرا ان کو اپنا لے۔

(باقی)

ضروری اعلان

۱۵ ستمبر بروز جمعرات سرگودھا سے لائل پور براستہ چنیوٹ جانے والی ٹرین جو سوا دو بجے کے قریب لائل پور پہنچتی ہے۔ انٹر کلاس میں ہینڈ بیگ جس میں دو پاسپورٹ برائے مشرقی افریقہ اور زرد رنگ کی ایک کتاب جس پر International certificate کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ اس کے اندر زرد بخار (Yellow fever) اور چیچک (Small pox) کے سرٹیفکیٹ درج ہیں۔ اسی طرح بعض انگریزی اشتہارات اور نوٹ بھی ہیں۔ اور بیگ کے اندر شیخ مبارک احمد احمدیہ مسلم مشنری کا نام لکھا ہوا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملیں تو شیخ فضل احمد افضل کمالیہ ضلع لائل پور کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یا اطلاع دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مقام نبوّت

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے)

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار زیادہ تر اس وجہ سے کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے وہ اس قابل نہیں ہے۔ کہ ان کی طرف التفات کیا جائے۔ غیر احمدیوں کے نزدیک آپ کا یہ ایک ناقابل معافی گناہ ہے۔ والعیاذ باللہ "ختم نبوت" کے "پاسبان" اسی حربہ کو عوام میں استعمال کر کے انہیں احمدیت سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر نیک نیتی اور خلوص دل سے اس مسئلہ پر غور کیا جائے۔ تو بات بالکل واضح ہو سکتی ہے۔ اور آپس میں منافرت اور تفرقہ کی سب سے بڑی اور گہری خلیج آسانی سے پاٹی جا سکتی ہے۔

یاد رہے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اصل دعویٰ الہام کا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس کے بندوں کی ہدایت کا کام آپ کو سونپا گیا ہے۔ الحاد و کفر اور عیسائیت اور آریہ دھرم اور باقی موجود الوقت تحریکوں نے جس قدر اسلام کے اصولوں پر باطل کی یورش کر رکھی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اتنے بڑے فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ جس قدر علمی اور روحانی طاقتوں کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ کی ذات میں ودیعت کر دیا۔ علم کے محاذ پر دشمنوں کو شکست دینے کے لئے آپ نے مسلمانوں کو اس قدر مصالحہ بہم پہنچایا۔ کہ آریہ اور عیسائیوں اور دوسروں بلکہ کل ادیان باطلہ کی مجال نہیں کہ ان کے مقابلہ کی تاب لا سکیں خود غیر احمدی علماء جو آپ پر کفر کا فتویٰ لگانے کے مرتکب ہیں۔ جب کبھی غیر مذاہب کے مقابلہ میں پیش ہوتے ہیں۔ تو آپ ہی کے مہیا کردہ دلائل سے لیس ہوتے ہیں۔ آپ نے اسلام پر تمام اعتراضات کو ہباءً منثورا کر دکھایا۔ اور اسلام کی تائید میں ناقابل تردید دلائل دے کر اسلام کی فوقیت کو خدا تعالیٰ سے علم پا کر قائم کر دیا۔ کسی غیر مسلم کو باوجود ان کے لئے رقم خطیر کا وعدہ ہونے کے .... جو بصورت انعام دلائل توڑنے پر آپ کی طرف سے آپ کی کتب میں مرقوم ہے۔ جواب لکھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ آپ کی آمد سے اسلام کے متعلق شکست خوردہ ذہنیت جو عام طور پر مسلمانوں کو غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام پر اعتراضات کا جواب نہ پانے کی وجہ سے اختیار کرنا پڑتی تھی۔ اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہنے بلکہ اسے دیگر نظریوں پر فائق سمجھنے میں تبدیل ہو گئی۔ ادھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں قرآن کریم کے علوم پر کسی شخص کو قادر نہیں کرتا۔ جب تک کہ اس کا اندرونہ صاف و مصطفےٰ نہ ہو۔ اور پھر احادیث میں ایسے امتی علماء کے متعلق یہ بھی آتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند روحانیت سے مامور ہوں گے اور ساتھ ہی مجددین کے سلسلہ میں ایک ایسے شخص کی پیشگوئی موجود تھی۔ جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی خو بو پر نبی اللہ ہو کر آئیگا۔ اور چونکہ حضرت علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور بفرض محال اگر آپ ہی دوبارہ تشریف لائیں۔ تو مستقل نبی ہوں گے۔ اور اس سے "ختم نبوت" ٹوٹتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس امام کو اسی امت میں سے مبعوث فرمایا۔ جو حدیث کے مطابق مہدی بھی ہے۔ اور کل ادیان کا موعود بھی۔ جن کو اس سلسلہ میں منسلک کرنے کا کام آپ کو سونپا گیا۔ اس قدر عظیم الشان موعود کو جس کا آخری زمانے میں مبعوث ہونے کے عقیدہ پر تمام ادیان کا اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہی قوتیں دیں۔ جن کا یہ زمانہ مقتضی تھا۔ وہ نبی بھی ہے لیکن بغیر کسی نئی شریعت کے۔ اور رسول بھی ہے لیکن غیر مستقل اور بالواسطہ اس نے جو کچھ پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور غلامی میں۔ وہ خود فرماتے ہیں سے

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

آپ کی نبوت لغوی ظلی۔ غیر تشریعی اور غیر مستقل ہے ان معنوں میں کہ آپ نے اپنے رسول مقبول کی پیروی میں فنا ہو کر اسی کی امت میں شامل ہو کر اور اسی کی شریعت پر عمل پیرا ہو کر ....

.... ہو کر فیض نبوت پایا۔ آپ نبی اور رسول ہیں۔ بلا شبہ دین کی تکمیل ہو چکی۔ اس میں سے آپ ایک نقطہ بھی نہیں بدل سکتے۔ باقی ادیان کی قوت قدسیہ ختم ہو چکی۔ صرف اسلام ہی وہ ثمر آور درخت ہے اور اسلام کا بانی ہی زندہ اور مقتدر رسول ہے۔ جس کی توجہ روحانی اور اتم و اکمل پیروی سے بڑے سے بڑا روحانی درجہ مل سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کے جسمانی باپ تو نہیں لیکن ایسے روحانی باپ ضرور ہیں۔ جن کے روحانی فرزند قیامت تک موجود رہیں گے۔ اور اس صفت میں آپ جملہ انبیاء میں ممتاز اور منفرد ہیں سب براہ راست فیوض منقطع ہو چکے۔ صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی یہ انعام مل سکتا ہے۔ جو امت مرحومہ کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ لفظ نبی لغوی معنوں میں نبساء سے مشتق ہے۔ جس کے معنی خدا سے خبر پانا ہے۔ اور لغت کی رو سے نبی کی صرف یہی تعریف ہے۔ اور قرآن کریم کی رو سے بھی رسول کی صرف یہی تعریف ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس سے بکثرت کلام کرے۔ اس کا نام نبی اور رسول رکھے۔ اور امور غیبیہ سے اس کو مطلع کرے اور یہ تعریف آپ پر صادق آتی ہے۔ پس آپ نبی اور رسول ہیں۔ جو القاب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق عرف عام میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ اور اصطلاحیں ہم حضرت مرزا صاحب کے متعلق استعمال نہیں کرتے مثلاً ہم جب بھی "رسول اللہ" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا "نبی کریم" کا لفظ استعمال کریں گے تو اس سے ہمیشہ ہماری مراد بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ کیونکہ اگرچہ حضرت مرزا صاحب نے الٰہی نوشتوں کے مطابق نبوت کا درجہ پایا ہے لیکن آپ بہرحال امتی اور ظلی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی نبوت آپ کی امت سے الگ ہو کر بلکہ امت میں رہتے ہوئے بھی اپنی ذات میں کوئی مستقل چیز نہیں۔ آپ تو محض خدا تعالیٰ کے مرسل اور مامور ہیں۔ جو اس امت کے لئے مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے نوازا۔ اور اس زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ کہ تا دنیا کو معلوم ہو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اور اتم پیروی کرنے والا نبوت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ تو اصل مقتدا اور مطاع کس قدر رفیع الدرجات اور اشرف الناس ہوگا۔ پس اصل چیز بانی اسلام حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب تو محض ان کا نمونہ اور تمثیل ہیں۔ اور چونکہ آپ کے وجود سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ ظہور پذیر ہوئیں۔ اس لئے آپ کی پیروی امت محمدیہ پر واجب قرار پائی۔ آپ کی نبوت سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چیز محمد (فداہ ابی و امی) کو ہی ملی۔ نماز، روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور دیگر جملہ ارکان اسلام کی بجا آوری بدستور حضرت مرزا صاحب کے متبعین پر فرض لازم ہے۔ ہاں قرآن کریم و احادیث اور علوم دینیہ اور مسائل کی جو تشریح آپ نے بیان فرمائی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور و مرسل اور اس امت کے اختلافات کے معاملہ میں حکم و عدل ہو کر آنے کی وجہ سے ہمارے نزدیک اسی کو قبول کرنے میں اسلام کی حیات ہے۔ اپنے متعلق نبی اور رسول کا لفظ استعمال کرنے میں خود حضرت مرزا صاحب نہایت محتاط تھے۔ اور جہاں اس کے استعمال سے رخنہ اور فتنہ پڑنے کا امکان اور احتمال تھا۔ اور جب تک آپ خود نبوت کی یہی تعریف سمجھتے رہے جو عام طور پر رائج ہے۔ آپ نے اپنے متعلق ان الفاظ کا استعمال جائز نہیں سمجھا۔ لیکن بعد میں اس لفظ کو اس تشریح کے ساتھ اپنے متعلق جائز سمجھا۔ اور اس کو خود بھی استعمال کیا کہ آپ امتی اور غیر تشریعی نبی ہیں۔ پس اب بھی اگر ہمارے بھائیوں کو اس لفظ سے اس لئے چڑ آتی ہے۔ کہ وہ اپنے ذہن میں نبی اس شخص کو سمجھتے ہیں۔ جو بلاواسطہ مستقل طور پر براہ راست خدا تعالےٰ سے فیض نبوت حاصل کرے۔ پہلا حکم منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے تو وہ سن رکھیں کہ اس لحاظ سے حضرت مرزا صاحب ہرگز نبی نہیں۔ ہاں اگر ہمارے اس انکار سے یا خود حضرت مرزا صاحب کے اقوال کے مطابق کسی کے ذہن میں یہ بات آتی ہو۔ آپ کو قطعاً کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ نہیں۔ یا آپ کی نبوت محض نقلی یا بناوٹی ہے۔ تو پھر یاد رہے کہ آپ کا نبوت سے انکار صرف آپ لوگوں کی تعریف کی رو سے ہے یعنی نبوت کی جو تعریف آپ لوگ کرتے ہیں اس کی رو سے آپ امتی نبی نہیں۔ اس قسم کی نبوت کو ہم خود بھی آپ کی طرح مسدود اور ممنوع سمجھتے ہیں۔ اور اس قسم کی نبوت کے مدعی کو ہم بھی آپ لوگوں کی طرح کاذب و کافر قرار دیتے ہیں کیونکہ اس قسم کی نبوت کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ اور اس قسم کی نبوت کا دعویٰ کر کے انسان خود بخود دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کی جو یہ تعریف عام طور پر کی جاتی ہے۔ وہ صحیح نہیں بلکہ اصل تعریف نبوت کی وہی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمائی۔ اور اس قسم کی نبوت میں بانی سلسلہ احمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تقابل یا برابری یا مغایرت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ محض آپ کی قوت قدسیہ اور اعلیٰ مراتب کا اظہار مقصود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں سے

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

وما علینا الا البلاغ۔

درخواست دعا — عاجز کو سالہا سال سے مرض دمہ لاحق ہے۔ اس مرتبہ اس مرض کے پے در پے شدید اور ناقابل برداشت حملے مجھ پر ہو رہے ہیں۔ اور نقاہت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ جس سے دل دماغ اور عام حالت جسمانی بے حد منتشر ہو گئی ہے۔ احباب میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا مجھ پر رحم فرمائے اور جلد مرض کو دور فرمائے اور صحت عطا فرمائے اپنی کامل رضا عطا فرمائے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔

(محمد عبد الحی احمد چاند مارکہ بیڑی فیکٹری یادگیر علاقہ دکن)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را
آنکہ اُو را فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست
(از حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم سید حمید الدین صاحب جمشید پور)

مندرجہ بالا شعر اس رحیم و کریم انسان کی زبان سے نکلا ہے۔ جو دن رات احمد مختار کے دین کی زبوں حالی و پامالی کو دیکھ کر پگھلا جاتا تھا اور جو اس کی سطوت و شوکت دوبارہ قائم کرنے کے واسطے مختلف ذرائع سے کام لے رہا تھا۔ وہ زبان مبارک جس نے دشمن کو بھی بد دعا نہ دی! آخر کیا وجہ ہے کہ اس شعر میں اس بدبخت انسان کے لئے بد دعا نکل گئی۔ جس کو احمد مختار کے دین کی فکر نہیں ہے

میں نے جب غور کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ بد دعا کسی غیر کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کیلئے ہے جو احمد مختار کے دین کی زبوں حالی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود اور مسیح زمان علیہ السلام پر ایمان لانے کے باوجود اس کے دین کی اشاعت میں تن من اور دھن سے کوشاں نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری جماعت کا ایک کثیر حصہ جہاں بفضل ایزدی مختلف قربانیوں کی تحریکات میں دل کھول کر حصہ لے رہا ہے۔ وہاں کچھ حصہ ایسا بھی ہے جو اپنے قلوب میں انشراح صدر نہیں پاتا کہ وہ بھی جماعت کے اس مخلص حصے کے ساتھ دوش بدوش چلے۔ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ وہ جنہوں نے خود کو احمدیت کے اس نازک دور میں قربانیوں سے الگ رکھا اور بیوی بچے اور قرابت داروں کے آرام کو سلسلہ حقہ احمدیہ کے مطالبات پر مقدم رکھا انہیں در کا سکھ نصیب نہ ہوا بہتیرے اس بات کے معترف ہیں کہ وہ چندہ نہ ادا کرنے پر بھی تکلیف میں ہیں اور انہیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا بلکہ اور زیادہ دکھ اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ میری توجہ اس شعر پر منعطف ہو گئی اور میں سمجھ گیا کہ یہ سب اس بد دعا کا نتیجہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں ایسے ہی لوگوں کے لئے کی ہے

اسکے بعد جب میں نے غور کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان خوش قسمت انسانوں کے لئے بھی کچھ دعائیہ کلمات نکالے ہیں جو دن رات حتی المقدور دین کی حمایت میں مشغول ہیں اور قربانیوں کے میدان میں قدم ہمیشہ آگے رکھ رہے ہیں تو مجھے یہ دو اشعار حضرت اقدس علیہ السلام کے ملے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

کر بجا صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

اور پھر فرماتے ہیں ؎

ز بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

کیا ہی دل افزا اور روح پرور کلمات طیبات ہیں جن کے ایک ایک لفظ سے یہ بات منشرح ہوتی ہے کہ خدا کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی خسارہ میں نہیں رہتا ہے اور اگر قضا و قدر کے ماتحت کچھ اسے مصیبت بھی لاحق ہو جائے تو وہ قادر توانا اسکی مصیبت کو خود ہی دور کر دیتا ہے۔ ایمان یقین اور ہمت ان تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ کہ جن کی بدولت ہر احمدی ہاں وہ احمدی جس کو خداوند کریم نے فارغ البالی تو عطا کی ہے مگر ان چیزوں کی کمی کے سبب وہ میدان ہار جاتا ہے۔ غریب سے غریب احمدی بھی اپنی استطاعت کے مطابق ان چیزوں کے بدولت قربانیوں میں حصہ لے سکتا ہے اور اجر عظیم کا مستحق ٹھہر سکتا ہے

خلاصہ یہ ہے کہ ایمان باللہ یقین کامل اور کر ہمت یہ تین چیزیں حقیقت میں ایسی ہیں کہ ان سے ہر اس شخص کو کام لینا چاہیئے جو اپنے دل میں انقباض پاتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں قربانی کرے۔

جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل زندہ خدا۔ زندہ نبی اور زندہ کتاب کی معرفت حاصل کی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم میں زندگی کے آثار نہ پائے جائیں اور ہمارے افعال و کردار سے مردنی ٹپکے اور ہمارا نور ایمان اعمال سے ظاہر نہ ہو کیونکہ ایمان اور عمل کا چولی دامن کا ساتھ ہے

آخر میں میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر پر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولے کریم ہم میں سے ہر شخص کو توفیق دے کہ ہم اس پر صحیح معنوں میں گامزن ہوں۔ آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین ؎

از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست
دل چو دادی یوسفے را راہِ کنعاں را گزیں

درخواست دعا:۔ میری لڑکی عرصہ سے بخار و دیگر امراض میں مبتلا ہے احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں خاکسار:۔ عبد الکریم کمالیہ)

پاکستان منٹ
وہ محکمہ جہاں روپیہ بنایا جاتا ہے

پاکستان منٹ لاہور پاکستان کی واحد ٹکسال ہے۔ جس کی بقا و استحکام درحقیقت پاکستان کی بقا و استحکام ہے۔ پاکستان ٹکسال میں تقسیم ہندوستان سے پہلے قریباً روزانہ چودہ لاکھ سکے بنتے تھے اور اسکے ساتھ ہی سکوں کی ڈھلائی بھی یہاں ہوتی تھی۔ مگر تقسیم ہند کے بعد یہاں سکے چودہ لاکھ کی بجائے پانچ یا چھ لاکھ بننے لگے۔ وہاں ڈھلائی کا کام پاکستان ٹکسال کو کمزور کرنے کے لئے اس وقت کے غیر مسلم افسروں نے انگلینڈ کی ٹکسال کے سپرد کر دیا۔ اب تک یہ کام وہاں ہی ہو رہا ہے۔ اس کام کی کمی کے باوجود ٹکسال کے ملازمین کی تعداد میں کسی قسم کی کمی نہیں کی گئی۔ البتہ ٹائم بارہ گھنٹے روزانہ کی بجائے سات گھنٹے کر دیا گیا۔ کام کم ہونے کے باعث مزدور پارٹی بازی کی لعنت میں مبتلا ہو گئے۔ موجودہ منٹ ماسٹر صاحب نے کمی کام کو کسی حد تک دور کرنے کے لئے ڈاکخانہ و تار گھر کی مہریں جو علیگڑھ ہندوستان سے بن کر آتی تھیں اسی ٹکسال میں بنوانی شروع کر دی ہیں سرکاری و غیر سرکاری سونے کی صفائی و ڈھلائی کے لئے ایک علیحدہ شعبے کا انتظام کیا ہے سننے میں آیا ہے۔ پاکستان سٹیٹ بنک کی مہریں۔ فوج کے تمغہ جات و سرکاری دفاتر کے لئے تانبے وغیرہ بنانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

اب جبکہ حالات اعتدال پر آ رہے ہیں اس امر کی بے حد ضرورت ہے کہ حکومت اس اہم قومی ادارے کی بہتری و استحکام کے وسائل پر غور کرے اس سلسلہ میں بعض چند اہم امور حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

پاکستان ٹکسال کے موجودہ ملازمین اگر یونہی بیکار رہے تو اس کا نقصان پاکستان کو ہوگا اگر ان پر تخفیف کا کلہاڑا چلایا گیا تو اس سے عام مزدوروں میں بد دلی۔ مایوسی اور بے دلی کے جذبات ابھر آئینگے اور اس کا حکومت کی ساکھ پر برا اثر پڑے گا۔ اگر ملازمین کو ایسی حالت میں رکھا گیا تو وہ ہر آنے والی گھڑی کے متعلق قیاسات کے گھوڑے دوڑائیں گے۔ مزید پارٹی بازی۔ شورش پسندی اور بے دلی کا شکار ہوں گے اور یہ صورت بھی تلخ نتائج پر منتج ہو گی۔ میرے خیال میں موجودہ حال کو بہتر بنانے کے لئے صحیح حل یہ ہے کہ

(۱) ڈھلائی کا جو کام انگلستان سے کرایا جاتا ہے۔ وہ یہاں کیا جائے۔ اسکے لئے اگر مزید مشینری کی ضرورت ہو تو وہ اولین فرصت میں منگوائی جائے۔ میں نے سنا ہے کہ موجودہ منٹ ماسٹر صاحب نے اس معاملہ میں کچھ سلسلہ جنبانی کی تھی۔ مگر وہ دفتری کارروائیوں کے چکر کے سبب ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے۔ منٹ ماسٹر صاحب کا یہ اقدام لائق تحسین ہے اور انہیں چاہیئے کہ وہ اسے جامۂ عمل پہنانے کے لئے سعی بلیغ سے کام لیں

(۲) اس وقت جو غیر پاکستانی سکہ پاکستان میں رائج ہے۔ اگر اسے اولین فرصت میں واپس لے کر ہندوستان کو واپس دے دیا جائے۔ تو اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو یہ کہ ہمیں اتنی مالیت کا سونا ہندوستان گورنمنٹ سے ملجائیگا اور اگر کشمیر کے باعث پاکستان اور ہندوستان میں جنگ ہو گئی تو یہ آنے والا سونا خطرہ میں پڑ جائے گا۔ لہذا جلد از جلد ہماری قومی گورنمنٹ کو غیر پاکستانی سکہ واپس لے کر ہندوستان پہنچا دینا چاہیئے دوسرے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مزید سکوں کی ضرورت ہو گی

(۳) اسلامی ممالک کے سکے جو اس وقت تک امریکہ یا انگلستان میں بن رہے ہیں۔ ان سے طے کر کے یہاں بنائے جائیں۔ اس طرح پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں نہ صرف یہ کہ آپس میں اخوت و مودت کا رشتہ مضبوط ہو گا۔ بلکہ پاکستان کی ساکھ اور عزت انکے دلوں میں بڑھ جائے گی۔ اسکے ساتھ ہی دو باتیں اور عرض کرنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ہم پر دو صد سال کی غلامی کا جو اثر ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے قول و فعل میں اسلامی رنگ پیدا کرنے کی کوشش کریں جیسا کہ کسی حد تک کیا جا رہا ہے اسلامی سکوں پر چاند تارے کا نشان نہایت مبارک خیال ہے اور اسی سلسلہ کی ایک کڑی اگر اسے مزید تقویت دینے کے لئے سکوں پر سن عیسوی کی بجائے سن ہجری منقوش ہو۔ تو زیادہ بہتر ہے۔

(۲) اگرچہ پاکستان بننے کے بعد جعلی روپے اس تعداد میں نہیں بن رہے۔ جیسا کہ پہلے بنتے تھے تاہم اس بیماری کو دور کرنے کے لئے روپے کے کنارے چوڑی دار بھری والے بنائیں۔ کیونکہ روپیہ۔ الخ

وصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۱۸۵۸ میں منیر احمد ولد شیر محمد صاحب عمر ۲۲ سال ساکن سید والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ اسوقت ماہوار مبلغ ۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الراقم سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
العبد:۔ منیر احمد بقلم خود سید والہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ عبدالسلام موصی قائد مجلس خدام الاحمدیہ سید والا۔ گواہ شد:۔ محمد یحیٰ سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۱۸۵۹ میں شیخ امام الدین ولد مولوی فیروز الدین صاحب عمر ۷۰ سال ساکن سید والا تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے رہائشی مکان خام ۲½ مرلہ جس کی قیمت ۳۲/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ حکمت کی ماہوار آمد پر جو ۱۰/- روپے ہے پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ نقط الراقم محمد یحیٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سید والا۔
العبد:۔ شیخ امام دین موصی سیکرٹری امور عامہ سید والا
گواہ شد:۔ شیخ بشیر احمد فرزند حقیقی موصی دستخط انگریزی۔
گواہ شد:۔ دستخط انگریزی

وصیت نمبر ۱۱۳۱۳ میں محمد امین ولد ملک محمد ابراہیم صاحب عمر ۲۵ سال سکونتی حال لالہ موسیٰ گجرات محکمہ ... بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد مبلغ ۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کو دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبد:۔ محمد امین موصی۔ گواہ شد:۔ ملک محمد ابراہیم والد موصی۔ گواہ شد:۔ خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا:۔

وصیت نمبر ۱۱۸۷۷: میں غلام محمد ولد چودھری شریف الدین چک ۲۴۳ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۹/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی ساڑھے ۱۲ ایکڑ نہری واقعہ مربع ۲۳/۱۲ چک ۲۴۳ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں بلا شراکت غیری ہے جس کی قیمت موجودہ ۱۲۰۰۰/- روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور حال ربوہ پاکستان ضلع جھنگ (مرکز پاکستان) کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی المرقوم ۱۸ جنوری ۱۹۴۹ء العبد: غلام محمد ارائیں
گواہ شد:۔ چوہدری بشیر احمد سیکرٹری مال انجمن احمدیہ
گواہ شد:۔ چودھری محمد شریف پسر موصی بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۲۹۱ میں چودھری جمال الدین احمد ولد چودھری بدرالدین صاحب مرحوم صحابی عمر ۴۴ سال قادیان حال سکونتی سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۴۸/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں جائداد غیر منقولہ ایک مکان دارالبرکات غربی قادیان میں ہے جو ابھی ہم تین بھائیوں میں مشترک ہے علاوہ ازیں یہ مکان والد صاحب مرحوم نے ہم سب کی غرض کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک "وقف جائداد" کے مطابق وقف کر دیا تھا۔ اور اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی اور جائداد نہیں میری آمد بسلسلہ ملازمت اس وقت ۸۰/- روپے ماہوار ہے۔ اور اس کے مطابق میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ان شاء اللہ بحق صدر انجمن احمدیہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر میری مزید کوئی جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ چودھری جمال الدین احمد

گواہ شد:۔ قمر الدین ...

وصیت نمبر ۱۱۸۰..: میں محمد رئیس الہدیٰ ولد منشی عمر علی مرحوم عمر ۴۱ سال ساکن ہیڑ اندوری ڈاکخانہ ہروآگنج ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

موضع	نوعیت زمین	توجی نمبر	کھتان نمبر	پلاٹ نمبر مقدار زمین	قیمتی
جام بیڑیا	مکان خام مع تالاب	۳۲۷	......	....	۵۰۰/
تھانہ کلبہ		"	۳۱	۲۱۷، ۱۲۱۲، ۱۱۶۱، ۱۱۲۱ و ۱۱۱۷، ۱۸۰ ایکڑ ڈیسمل زمین میں سے صرف ۲۹ ڈیسمل کا مالک ہوں	۱۰۰/
"	"	"	۳۱	۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۱۵۹، ۱۱۲۴، ۱۱۲۲، ۱۱۷۱ ایک ایکڑ ۷ ڈیسمل زمین ہے	۱۵۰/
"	"	"	۴۴	۱۱۳۸ ۴۸ ڈیسمل زمین ہے	۱۷۰/
"	"	"	۴۷	۱۱۲۸ ۳۰ ڈیسمل زمین ہے	۱۶۳/-
ہاش ڈھیر	"	۱۳۳	۲۰۵	۵۶۴، ۵۶۳، ۵۵۰، ۵۰۷ ۸۶ ڈیسمل میں سے صرف ۰ ڈیسمل زمین کا مالک ہوں۔	۱۰۰/-
جھیر اندودی	نہر	۱۵۵	۶۹۳	۴۷۵، ۲۹۳ ان دونوں پلاٹوں میں صرف چوتھا حصہ ۱/۴ ڈیسمل کا مالک ہوں	۱۵۰/- ، ۱۰۰/-
تھانہ مچھلی	زرعی زمین				

۲۰/- ، ۱۵/- ، ۱۵۰/- ، ۳۰۰/- ، ۱۳۰۰/- ، ۷۰۰/- ، ۴۵۰/ ، ۲۰/- ، ۲۰۰/-

اسی طرح مختلف مقامات میں زمین مندرجہ ذیل قیمتوں کی ظاہر کی گئی ہے:۔ ۱۵۰/- ، ۲۵/- ، ۱۳۷/-

مذکورہ بالا جائداد کی کل قیمت تخمیناً ۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کا ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ RS 5000/-

العبد Mohd Raisul Huda Village Diamond Herfour Distt 24 Pargana BENGAL

گواہ شد:۔ سید سعید احمد عفی عنہ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۱۸۶۰: میں غلام احمد ولد چوہدری عبدالحمید صاحب عمر ۲۰ سال سکنہ جھینی ضلع گورداسپور حال کارکن دفتر وصیت ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ میں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اور تحریک جدید کے ماتحت دفتر بہشتی مقبرہ میں بحیثیت کارکن کام کر رہا ہوں میں اپنے ماہوار وظیفہ جو تحریک جدید کی طرف سے مقرر ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے ترکہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ غلام احمد واقف زندگی۔
گواہ شد:۔ عبدالحمید آصف کارکن دفتر وصیت
گواہ شد:۔ محمد دین صاحب دفتر وصیت

منسٹروں کی نامزدگی ترک کرنے کی تحریک مسترد کردی گئی

لیگ کونسل کے ہنگامہ خیز اجلاس کا فیصلہ

لاہور ۱۹ ستمبر۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کونسل نے کل بائیس ووٹوں کی اکثریت سے ان اسی ممبروں کے مطالبے کو ٹھکرا دیا۔ جن کا خیال تھا کہ صوبہ میں نئے پاکستانی گورنر کے تقرر کے بعد سیاسی صورت میں جو تبدیلی آئی ہے اس کے پیش نظر منسٹروں کی نامزدگی کا مسئلہ از سر نو غور طلب ہے۔ اس مطالبے کے حق میں ۱۳ اور اس کے خلاف ۵۲ ووٹ آئے دو ممبر غیر جانبدار رہے۔ صوبے کے سابق وزیر اعظم نواب ممدوٹ نے مخالفت میں اور سابق وزیر خزانہ میاں ممتاز دولتانہ اور سابق وزیر مال سردار شوکت حیات نے حمایت میں ووٹ دیئے۔

اجلاس کے خاتمہ پر میاں عبد الباری کے حامیوں نے "غدار قوم" "مردہ باد" کے نعروں سے میاں ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات کا استقبال کیا اور میاں عبد الباری کی فتح کو منانے کے لئے گولے چھوڑے گئے اور انہیں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے صدر مجلس میاں عبد الباری نے اعلان کیا کہ اگر آج کونسل نے اس مطالبہ کی حمایت کی تو یہ فیصلہ ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کے مترادف ہوگا۔ جس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کونسل کو منسٹروں کی نامزدگی کے سلسلے میں اپنے صدر سے زیادہ صوبے کے گورنر پر اعتماد ہے اور اگر مجھے گورنر سے منسٹروں کی فہرست واپس لینے کا حکم دیدیا گیا۔ تو میں اس حکم کو کرسی صدارت کی توہین سمجھوں گا۔

پاکستان سے کوئی جنگ نہیں ہوگی

(پنڈت نہرو)

لدھیانہ ۱۹ ستمبر آج وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو نے لدھیانہ کے ایک پبلک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "ہندوستان یہ اعلان کرنے کو تیار ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے مابین تمام اختلافات جنگ کی بجائے باہمی گفت و شنید کے ذریعہ طے ہونے چاہئیں۔

پنڈت نہرو نے کہا بعض اوقات ایسی افواہیں سننے میں آتی ہیں کہ پاکستان سے ہندوستان کی جنگ ہوگی۔ میں پاکستانی اخبارات میں ایسی خبریں پڑھتا ہوں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ پاکستانی عوام کے دلوں سے یہ شک و شبہ کیونکر دور کیا جا سکتا ہے آپ بہر حال ایسی خبروں سے ہرگز پریشان نہ ہوں۔ آپ اپنا پورے امن و اطمینان کے ساتھ اپنا روزمرہ کا کام جاری رکھیں۔ میری رائے میں پاکستان سے جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔ ہم اس وقت تک جنگ نہیں کریں گے۔ جب تک ہمیں جنگ کے لئے مجبور نہ کر دیا جائے۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہم دنیا میں کسی عظیم جنگ کا اعادہ نہ ہونے دیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی جنگ دنیا کو تباہ کر دے گی۔

پونڈ کی قیمت کم کرنے کا فیصلہ

لندن ۱۹ ستمبر آج برطانوی حکومت نے سٹرلنگ پونڈ کی قیمت کم کر دینے کے فیصلہ کا اعلان کیا۔

کشمیر کا معاملہ حفاظتی کونسل میں جائیگا

سرینگر ۱۸ ستمبر۔ آج سرینگر میں کشمیر کمیشن کے دو اجلاس منعقد ہوئے جن میں کمیشن کی ثالثی کی تجویز کے بارے میں ہندوستان کی یادداشت پر تبادلہ خیالات ہوا۔ خیال ہے کہ آج رات کشمیر کمیشن اپنے آئندہ اقدام کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کر لے گا۔ گو کمیشن کے حلقے اس آئندہ اقدام کی نوعیت کے بارے میں رازداری سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن باخبر حلقے یہ کہہ رہے ہیں کہ اب کمیشن کے سامنے واحد راہ عمل حفاظتی کونسل میں تنازعہ کشمیر کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرنا رہ گئی ہے۔

روس میں رہنے والے مسلمانوں کی غیر اطمینان بخش حالت

قاہرہ (ہوائی ڈاک سے) حال ہی میں روسی مسلمانوں کی بڑی تعداد نقل مکانی کر کے مغربی جرمنی آگئی تھی۔ ان مسلمانوں نے سفارت مصر متعینہ لندن کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں حکومت مصر سے التماس کی گئی ہے کہ وہ روس میں رہنے والے مسلمانوں کی غیر اطمینان بخش حالت کی طرف یو این او کی توجہ مبذول کرانی چاہیئے۔

صوبہ لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

لاہور ۱۹ ستمبر آج مغربی پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس بند کمرہ میں منعقد ہوا جس میں (۱) حلقہ ہائے انتخاب کی حد بندیوں (۲) اسلحہ کی تنسیخ و ضبطی (۳) حلقہ ہائے انتخاب میں ووٹنگ کے طریق کار (۴) عوام کی طرف سے بعض ارکان کونسل سے آج صبح کی مبینہ بدسلوکی اور (۵) علاقائی سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی از سر نو تشکیل کے بارے میں پانچ قرار دادیں منظور کی گئیں ایک ہفت روزہ مسلم لیگی ترجمان "مسلم لیگ" بھی جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

وزیر صنعت پاکستان لاہور پہنچ گئے

لاہور ۱۹ ستمبر۔ چوہدری نذیر احمد خان وزیر صنعت پاکستان آج شام پاکستان میل کے ذریعہ کراچی سے لاہور پہنچ گئے آپ کچھ دن تک مغربی پنجاب کا دورہ کریں گے

(بقیہ صفحہ اول) صحافیوں کا مقامی طبی اداروں میں گشت

جو کمی خون کے باعث مختلف عوارض میں مبتلا تھیں۔ ان عورتوں کے مرض کی تفصیلات میں جاتے ہوئے آپ نے کہا اس کی وجہ عوام کی اقتصادی بدحالی ہے۔ مناسب غذا کا میسر نہ آنا اور اس پر پے در پے بچوں کا پیدا ہونا عورتوں کے حق میں نہایت مہلک ہے۔ یہ مرض پنجاب کی عورتوں میں بہت زیادہ ہے آپ نے کہا اس کا واحد علاج یہی ہے کہ ان کے جسم میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں خون داخل کیا جائے۔ یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ خون کافی مقدار میں میسر آتا رہے۔ لیکن ہمارے ملک میں متمول اور صحت مند لوگ اس طرف سے بالکل غافل ہیں۔ اگر وہ خدمت خلق کے طور پر اپنا خون پیش کریں تو یہ امر ڈاکٹری اصول کے لحاظ سے ان کی اپنی صحت کے واسطے بھی مفید ثابت ہوگا۔ اور بیشمار مریض عورتوں کی جان بچ جائے گی۔ ڈینٹل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عبد الحق نے کالج کے مختلف شعبہ جات دکھاتے ہوئے بتایا کہ یہ کالج اور اس کا ملحقہ ہسپتال ایشیا بھر میں ڈینٹل سرجری کا سب سے بڑا ادارہ ہے اور ساز و سامان کے اعتبار سے دنیا کے بڑے بڑے معیاری اداروں میں سے ایک ہے۔

ہفتہ صحت کے سلسلے میں جو نمائش یونیورسٹی ہال میں لگائی گئی ہے۔ اس کے مختلف حصوں کا معائنہ کراتے ہوئے کرنل ملک اور محکمہ صحت کے دیگر افسران نے حفظان صحت سے متعلق نہایت اہم امور پر روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ یہ نمائش حفظان صحت کی اہمیت ذہن نشین کرانے اور عوام کی ذہنی تربیت کرنے کے سلسلے میں بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ عوام اس سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ نمائش میں حاربیماریوں کے علاج اور ان سے بچنے کی تدابیر کے علاوہ متوازن خوراک تیار کرنے اور عام استعمال کی اشیاء کی جگہ سستی چیزیں استعمال کرنے کے متعلق تجرباتی طریق پر نہایت زریں ہدایات بہم پہنچانے کا معقول انتظام کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں صاف ستھری آبادی کے قابل دید ماڈل پیش کر کے یہ امر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کھلی آب و ہوا کا صحت پر نہایت خوشگوار اثر پڑتا ہے یاد رہے نمائش ۲۲ تاریخ تک جاری رہیگی اور ہر روز صبح آٹھ بجے سے شام کے آٹھ بجے تک کھلا کرے گی۔ ۲۱ ستمبر کا دن عورتوں کے لئے مخصوص ہوگا۔ (نامہ نگار خصوصی)

ہندوستانی نوٹ یکم نومبر سے زرِ قانونی نہیں رہیں گے

لاہور ۱۹ ستمبر۔ حکومت پاکستان کے نوٹیفکیشن مؤرخہ ۷ نومبر ۱۹۴۹ء کی رو سے تمام قیمتوں والے وہ ہندوستانی نوٹ جن پر حکومت پاکستان کی مہر لگی ہوئی ہے۔ یکم نومبر ۱۹۴۹ء سے زر قانونی نہیں رہیں گے۔ یکم نومبر ۱۹۴۹ء اور اس کے بعد یہ نوٹ صرف دولت پاکستان بنک کے دفاتر۔ خزانوں۔ ذیلی خزانوں اور پاکستان میں امپیریل بنک آف انڈیا کی شاخوں میں قبول کئے جائیں گے۔ عوام سے درخواست کی جاتی ہے وہ خود پریشانی سے بچنے کے لئے یکم نومبر ۱۹۴۹ء سے قبل جہاں تک جلد ممکن ہو ان تمام مہر شدہ نوٹوں کو جو ان کے پاس ہوں حکومت پاکستان کے نوٹوں سے تبدیل کرا لیں۔

انسداد تپ دق کیلئے ٹیکہ لگانے کی مہم

کراچی ۱۹ ستمبر۔ انسداد تپ دق کی بین الاقوامی مہم بچوں کو تپ دق کا ٹیکہ لگانے کے لئے جاری ہوئی ہے اس میں انڈیا سب سے آخر میں شریک ہوا ہے۔ وہاں ماہ رواں کے خاتمہ نومبر میں اس مہم کا آغاز کرے گا۔ پاکستان میں بی سی جی کا ٹیکہ لگانے کی مہم پہلے سے جاری ہے اور اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کے دائرہ عمل کو وسیع کیا جائے اور چھوت لگ جانے والے لوگوں کے علاج کیلئے سہولتیں مہیا کی جائیں۔

مولوی محمد صدیق صاحب کے اعزاز میں دعوت

مؤرخہ ۱۹ ستمبر کو جماعت احمدیہ گنج نے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔

لاہور کے چھ نوجوان جنگی جہاز میں تربیت حاصل کر رہے ہیں

لاہور ۱۹ ستمبر۔ چھ پاکستانی کیڈٹ دس ہزار ٹن کے عظیم الشان کروزر "ڈیون شائر" کے تربیتی عملے میں شامل ہیں جس نے حال ہی میں بالٹک اور دیا کا گرمائی گشت کیا ہے۔ اس کروزر کا ایک خاص کام ہے۔ اسے ڈارٹ متھ کے برطانوی بحری کالج ۲۵۰ کیڈٹوں کو جہاز رانی کی تربیت دینا ہے۔

یہ چھ پاکستانی کیڈٹ لاہور سے آئے ہیں ان کے رہنما نے کہا۔ ہم اس گشت پر بڑے مزے سے وقت گذار رہے ہیں۔ ہم دوسرے کیڈٹوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے ہیں اور بہت کچھ سیکھ رہے ہیں۔ ہم نے اس کے ایک ایک منٹ سے لطف اٹھایا۔ مختلف ممالک کو دیکھنا بڑی دلچسپی کی چیز ہے۔ ہم ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک اور ہالینڈ جا چکے ہیں۔ اب ہم ابھی دیکھنے جا رہے ہیں۔ ہم بالٹک کی خلیج میں ٹھہریں گے۔ ہم جہاں شخص میں کبھی کبھی بازاروں میں لوگ ہمیں روک کر پوچھتے ہیں کہ ہم یہاں کیسی زندگی گذار رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاز پر بہت سخت کام کرنا پڑتا ہے کالج کے مقابلے میں کہیں زیادہ